بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

ہمارے سامنے کی بات ہے آزادی کے بعد پہلے جنرل الیکشن کے موقع پر مرحوم رفیع احمد قدوائی کلکتہ آئے اور وہاں چند مسلمانوں نے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کی کہ انتخابات کے لئے کانگریس مسلمانوں کو تناسب آبادی کے لحاظ سے نامزدگی نہیں دے رہی ہے تو قدوائی صاحب نے بغیر کسی غصّہ اور جھنجلاہٹ کے بڑی متانت اور سنجیدگی کے ساتھ فرمایا کہ تناسب آبادی کے لحاظ سے آپ نامزدگی کیوں چاہتے ہیں؟ اسی لئے نا کہ یہ مسلمان پارلیمنٹ اور اسمبلیوں میں پہونچ کر آپ کے حقوق کا تحفظ کریں! لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ مسلمانوں کا ایک بڑا تعلیم یافتہ طبقہ پاکستان کی طرف منتقل ہو گیا ہے۔ اب یہاں جو مسلمان رہ گئے ہیں ان میں کتنے ایسے ہیں جو پارلیمنٹ اور اسمبلیوں میں پہونچ کر اپنی لیاقت وقابلیت سے دوسرے ممبروں کو متاثر کریں اور ان کو اپنا ہمنوا بنائیں، پھر اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ آج کانگریس کے ٹکٹ پر جو مسلمان منتخب ہو کر پارلیمنٹ اور اسمبلیوں میں پہونچیں گے اور جن پر آپ سب کو بھی اعتماد ہے وہ کل "ہرچہ درکانِ نمک رفت نمک شد" کا (آپ لوگوں کے خیال میں) مصداق نہ ہو جائیں گے۔ اور اگر بالفرض ایسا نہ بھی ہو تو ایوان کے تمام ممبروں کے مقابلہ میں ان کی تعداد کتنی ہوگی۔؟ اور وہ اس تعداد کے بل بوتہ پر کیا کر سکیں گے؟ ایک جمہوری نظام میں کوئی اقلیت اکثریت کو اپنائے بغیر اپنے مسائل ومعاملات کا حل پیدا کر ہی نہیں سکتی، اس تمہید کے بعد قدوائی صاحب نے کہا کہ میں تو اسی وجہ سے ہندو مسلم نمائندگی کے نقطۂ نظر سے کبھی سوچتا ہی نہیں، میری کوشش تو یہ ہے کہ میں پارلیمنٹ اور اسمبلیوں میں زیادہ سے زیادہ ایسے لوگوں کو